سوال

(69) تقلید کی بندشوں میں جکڑے ہوئے امام کے پیچھے نماز پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بریلوی اوردیوبندی امام کی اقتدا میں نماز ادا کی جاسکتی ہے ؟ جبکہ یہ حضرات تقلید کی بندشوں میں جکڑے ہوئے ہیں اوربریلوی حضرات تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں ،کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ بریلوی اوردیوبندی جیسی نسبتیں دیوبند اوربریلی کے مدارس کی وجہ سے ہیں امامت کا تعلق عقائد صحیحہ اوراعمال صالحہ سے ہے ،چونکہ امام کی حیثیت ایک نمایندہ کی ہوتی ہے اس لئے دینی اعتبار سے اسے دوسرے لوگوں سے بہتر ہونا چاہیے اور مستقل امام کی حیثیت سے کسی ایسے شخص کا انتخاب کرنا چاہیے جو اچھے عقائد ونظریات اور بہترین اعمال وکردار کا حامل ہو۔اس بات کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’امامت کے لئے اپنے سے بہتر انسان کا انتخاب کروکیونکہ یہ حضرات ہمارے اور اللہ کے درمیان نمائندہ ہوتے ہیں ۔‘‘ [دار قطنی ،ص :۸۸ج ۲]

یہ حدیث سند کے اعتبار سے اگرچہ ضعیف ہے ،تاہم استشہاد کے طورپر اس قسم کی احادیث کو پش کیا جاسکتا ہے ۔ہمارے نزدیک جو انسان تقلید شخصی کو شرعی حکم خیال کرتا ہے اوراپنے امام کی بات کو حرف آخر تسلیم کرتا ہے ،اولیائے اللہ کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتا ہے ،اہل قبور سے استمداد کا قائل اورفاعل ہے ،نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب اورحاضر وناظر جا نتا ہے ،ایسے شخص کو مستقل طورپر اپنا امام نہیں بنانا چاہیے اورنہ ہی ایسے شخص کے پیچھے مستقل طورپر اختیاری حالات میں نماز ادا کرنا چاہیے ،البتہ کبھی کبھار کسی مصلحت وضرورت کے پش نظر ایسے امام کی اقتدا میں نماز ادا کرنا پڑے تو نماز ادا ہوجائے گی ۔جیساکہ اہل بدعت کے متعلق امام حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ہے ۔(جب ان سے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا) ’’اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لے اوربدعت کا وبال بدعتی پر ہوگا ۔‘‘ [صحیح بخاری ،کتاب الاذان ،باب امامة المفتون والمبتدع]

لیکن جس امام میں ایسی فکری اورنظریاتی خرابیاں ہوں جو اسے دین اسلام سے خارج کردیتی ہوں تو ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے ۔[واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:115